Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ٭ ۲۶ احسان ۱۳۵۴ھش ٭ ۲۶ جون ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۴۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ؍ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں سے بھرپور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۶ ؍ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

سر درد کی شدید تکلیف ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو بھی جو اِن دنوں کراچی میں زیرِ علاج ہیں کامل شفا دے۔ آمین

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلّغ امریکہ گزشتہ چند دنوں سے گردے میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دار الصدر شرقی ربوہ کے زیرِ اہتمام مسجد مہدی ربوہ میں مورخہ ۲۹۔ جون ۱۹۷۵ء بعد نماز مغرب ایک کل ربوہ تقریری مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔ حصہ لینے والے خدام اپنے نام ۲۸ جون ۱۹۷۵ء تک خاکسار کو بھجوا دیں۔ عناوین زعمائے کرام کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ
حلقہ دار الصدر شرقی ربوہ)

حضور ایدہ اللہ سے ملاقات تا اطلاع ثانی بند رہیگی

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کمزوریٔ طبع کے باعث تا اطلاع ثانی حضور سے ملاقات بند رہے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مقامِ عصمت اور مرتبۂ شفاعت پر انسان تب پہنچ سکتا ہے

جبکہ

وہ اپنی کمزوری کے روکنے اور دوسروں کو گناہ کے زہر سے نجات دلانے کیلئے ہر آن دعا مانگتا رہے

"جس طرح خدا نے ابتداء سے انسان کو زبان۔ آنکھ۔ دل، کان وغیرہ عطا کئے ہیں ایسا ہی استغفار کی خواہش بھی ابتداء سے ہی عطا کی ہے اور اسے محسوس کرایا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ خدا سے مدد پانے کا محتاج ہے اسکی طرف اِس آیت میں ارشاد فرمایا

واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات

یعنی خدا سے درخواست کر کہ تیری فطرت کو کمزوری سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف سے فطرت کو ایسی قوت دے کہ وہ کمزوری ظاہر نہ ہونے پائے۔ ایسا ہی ان مردوں اور عورتوں کے لئے جو تیرے پر ایمان لاتے ہیں بطور شفاعت کے دعا کر تا رہ تا جو فطرتی کمزوری سے ان سے خطائیں ہوتی ہیں ان کی سزا سے وہ محفوظ رہیں اور آئندہ زندگی ان کی گناہوں سے بھی محفوظ ہو جائے۔ یہ آیت معصومیت اور شفاعت کے اعلیٰ درجہ کی فلاسفی پر مشتمل ہے اور یہ اِس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ انسان اعلیٰ درجہ کے مقامِ عصمت پر اور مرتبۂ شفاعت پر تب ہی پہنچ سکتا ہے کہ جب اپنی کمزوری کے روکنے کے لئے نیز دوسروں کو گناہ کے زہر سے نجات دینے کے لئے ہر دم اور ہر آن دعا مانگتا رہتا ہے اور تضرعات سے خدا تعالیٰ کی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ اس طاقت سے دوسروں کو بھی حصہ ملے جو بوسیلۂ ایمان اس سے پیوند پیدا کرتے ہیں معصوم انسان کو خدا سے طاقت طلب کرنے کی اِس لئے ضرورت ہے کہ انسانی فطرت اپنی ذات میں تو کوئی کمال نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے کمال پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی قوت نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے قوت پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی کامل روشنی نہیں رکھتی بلکہ خدا سے روشنی اترتی ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اوّل صـ۱۹۲)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ احسان ۱۳۵۴ ہش

۲۶ جون ۱۹۷۵ء

شیطان کے حملہ سے بچاؤ کا نہایت کارگر ہتھیار

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلنے اور اس کے بہکاوے میں نہ آنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان مختلف حیلوں اور بہانوں سے مومنوں کو راہِ حق سے بھٹکانے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے وہ ایک نہیں طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔ جب ایک ہتھکنڈہ بیکار ثابت ہوتا ہے تو وہ دُوسرا استعمال کرتا ہے اور ہر ایک کے بعد دُوسرا ہتھکنڈہ اُس وقت تک استعمال کرتا چلا جاتا ہے جبتک کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائے یا اُس پر یہ حقیقت آشکار نہ ہو جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے ہیں جن پر یہ تسلّط نہیں پا سکتا۔

مومنوں کو راہِ حق سے بھٹکانے میں اپنے متعدد ہتھکنڈے آزمانے اور ان میں ناکام رہنے کے بعد شیطان ایک آخری اور نہایت خطرناک حربہ یہ استعمال کرتا ہے کہ وہ مومنوں کے دل میں یہ بات بٹھانے کی کوشش کرتا ہے کہ نیک اعمال بجالانے کے لئے ابھی بہت عمر پڑی ہے پہلے دُنیا کے عیش و آرام کا مزہ چکھ لو بعد میں مکروہاتِ دُنیا سے تائب ہو کر اللہ اللہ بھی کر لینا اور خدا تعالیٰ سے جو غفور اور رحیم ہے مغفرت طلب کر کے جنّت کے مستحق بن جانا۔ اس طرح دُنیا بھی تمہیں مل جائیگی اور جنّت بھی ہاتھ سے نہ جائیگی اور تم دوہرے فائدہ میں رہوگے۔

یہ ایک نہایت ہی خطرناک وسوسہ ہوتا ہے جسے وہ بالعموم نوجوانوں کے دلوں میں پیدا کر کے انہیں مکروہاتِ دُنیا کی طرف مائل کرتا ہے اور جب وہ ان میں پُوری طرح ملوّث ہو جاتے ہیں تو پھر انہیں اس قابل نہیں رہنے دیتا کہ وہ صلاح، نیکی اور تقویٰ کی طرف عود کر سکیں۔ اس طرح وہ انہیں مستحقِ عذاب بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا اور وہ اسی حال میں ہی اس دُنیا سے کُوچ کر جاتے ہیں کہ وہ زبانی اقرار کے لحاظ سے تو مومن ہوتے ہیں لیکن اپنے اعمال و کردار کے لحاظ سے ان میں اور کافروں میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

شیطان اپنے اس خطرناک حربے کو افراد پر تو استعمال کرتا ہی ہے لیکن جب افراد بکثرت اس حربہ کا شکار ہونے لگتے ہیں تو وہ اپنے دائرہ کار کو پوری قوم پر محیط کر دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خرابیاں اور بداعمالیاں جو پہلے افراد تک محدود تھیں قومی سطح پر اُبھر کر سامنے آجاتی ہیں اور قومی مزاج اور قومی رسم و رواج کا حصہ بن کر خوبیاں شمار ہونے لگتی ہیں۔ اس طرح وہ پُوری قوم کو مکروہات اور فحشاء میں ملوّث کر کے اسے مستحق عذاب بنا چھوڑتا ہے۔ اور آخر وہ وقت آجاتا ہے جب خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے اور ایسی نافرمان قوم عذابِ الٰہی کا نشانہ بن کر کیفرِ کردار کو پہنچ جاتی ہے اور آخرت کا عذاب اس پر مستزاد ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو شیطان کے اس خطرناک حربے سے بچانے کے لئے ایک خاص حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ہر کام میں اُس کے انجام پر نظر رکھیں اور یہ دیکھتے رہیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اُس کا انجام اچھا ہوگا یا بُرا۔ اس کے نتیجہ میں وہ مستحق انعام قرار پائیں گے یا مستحقِ عذاب؟ جس کام کا انجام ازرُوئے شریعت نیک ہو اُسے اختیار کریں اور جس کام کا انجام بد ہو اُس کے قریب بھی نہ پھٹکیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (الحشر آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور چاہیئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اُس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے۔ اور تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہی تاکید کی ہے کہ وہ ہر لمحہ اور ہر آن اس بات پر نظر رکھیں کہ جو کام بھی وہ کر رہے ہیں اس کا انجام کیا ہوگا؟ آیا اس کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مستحق انعام قرار پائیں گے یا مستحق عذاب؟ اگر کوئی فعل اللہ تعالیٰ کے انعام کا مستحق بنانے والا ہو اُسے نہ صرف بجالائیں بلکہ اس پر دوام اختیار کریں۔ اسی طرح اگر کوئی فعل اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق بنانے والا ہو تو فوراً چوکنّا ہو کر اوّل تو اُسے اختیار ہی نہ کریں اور اگر شیطان کے بہکانے میں آکر اُسے اختیار کر لیا ہے تو فوراً اس سے دستکش ہو جائیں اور آئندہ اس کے قریب بھی نہ پھٹکیں ورنہ وہ اس میں ایسے منہمک ہوں گے اور اس کے ایسے عادی بنیں گے کہ پھر انہیں اسے ترک کرنے کی مہلت ہی نہ ملے گی اور وہ پکڑے جائیں گے۔ اور جب خدا کی پکڑ آگئی تو کوئی انہیں اس سے بچا نہیں سکے گا۔ اُس وقت نہ توبہ ہی قبول ہوگی اور نہ دُعا بپایۂ قبولیت جگہ پائے گی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں خبردار فرمایا:۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝ (الحشر آیات ۲۰، ۲۱)

ترجمہ:۔ اور (شیطان کے بہکاوے میں آکر اور غفلت کا شکار ہو کر) ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ سو اللہ نے بھی ان کو ان کی جانوں کا فائدہ بھلا دیا۔ یہ لوگ اطاعت سے باہر نکلنے والے ہیں۔ (اور یاد رکھو) دوزخی (یعنی اللہ کو بھلانے والے) اور جنتی (اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اسے ہمیشہ یاد رکھنے والے) کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنتی لوگ ہی کامیاب ہیں۔

پس شیطان کے انتہائی خطرناک وسوسہ سے بچنے کا ایک طریق یہ ہے کہ مومن ہر دم اور ہر آن چوکنّے رہیں۔ یہ کبھی خیال نہ کریں کہ نیکیاں بجالانے کے لئے ابھی بہت عمر پڑی ہے بلکہ موت کو ہر وقت قریب سمجھیں اور جو کام بھی کریں اسکے مآل اور انجام پر نظر رکھیں۔ اگر مآل اچھا ہو تو اسے کریں اور اگر مآل کی رُو سے وہ دوزخ کی کلید نظر آئے تو اس کے قریب بھی نہ پھٹکیں۔ شیطان کو شکست دینے اور اسے ہمیشہ ہمیش کے لئے مایوس کر دینے کا یہ ایک نہایت ہی کارگر ہتھیار ہے اور اس ہتھیار سے اپنا بچاؤ کرنا ہر مومن کا اوّلین فرض ہے۔

ایک تأثر

ذیل کی نظم محترم عبدالسلام صاحب اختر مرحوم نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل ہمیں ارسال کی تھی جو اب اس حال میں ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہے کہ وہ دُنیا سے رخصت ہو کر مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ (ادارہ)

ہُوئے مفلوج کتنے؟، زار کتنے؟، در بدر کتنے؟
اُجڑ کر رہ گئے ویٹ نام میں دیوار و در کتنے؟
لہُو کی جھیل سے اُبھرا تو ہے خورشیدِ آزادی
مگر تہذیبِ نَو کو رو رہے ہیں آج گھر کتنے؟
حصُولِ امن ناممکن ہے زورِ سنگ و آہن سے
سکوں کی نیند جو سوتے ہوں وہ ہیں اہلِ زر کتنے؟
کبھی سوچو ہمیشہ اہلِ حق کیوں غالب آتے ہیں!
جہاں میں اہلِ حق کتنے ہیں، اہلِ شور و شر کتنے؟
حقیقت میں بصیرت کی نظر بھی ہے عطا اُس کی
خبر رکھتے تھے جو عالم کی نکلے بے خبر کتنے؟
چلا تھا میں تو میرے ساتھ تھا جمگھٹ بہاروں کا
مگر دیکھو کہ میرے رہ گئے ہیں ہم سفر کتنے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَمر بالمعروف ونہی عنِ المنکر

مکرم نذیر احمد صاحب خادم

انسان کو ایمان کی دولت کا نصیب ہو جانا اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل و احسان ہے ایمان کے درخت کی سرسبزی و شادابی اور بہار و رونق حسنِ عمل پر موقوف ہے اس لئے رب کریم نے قرآن کریم میں ایمان کے ساتھ صالح اعمال بجا لانے کا تاکیدی حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُس کے جن خوش نصیب بندوں کو ایمان کا بیش بہا خزانہ عطا ہوا ہے وہ بڑھتا ترقی کرتا اور ثمراتِ حسنہ کا موجب بنتا رہے اور مومن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل فرمانبرداری کر کے برکاتِ سماوی اور حسناتِ دارین سے بہرہ ور ہوتا رہے تعلق باللہ میں ہر آن ترقی کرتا رہے اور ایمان لانے کے بعد اُسے رضائے الٰہی کا جو نہایت قابلِ قدر مقام ملا ہے اُس سے نیچے نہ گرنے پائے بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر آگے ہی آگے بڑھتا اور اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی رفعتوں کو حاصل کرتا چلا جائے۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ○ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

(آل عمران ع ۱۱)

اے ایماندارو! اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔ اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو۔"

اس آیت کریمہ میں ایمان لانے کے بعد صاحبِ ایمان انسان کی زندگی کا منتہائے مقصود یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ جسم و جان اور قلب و روح کا رشتہ منقطع ہونے تک اللہ کے کامل تقویٰ اور کامل فرمانبرداری پر قائم رہے۔ اس کی زندگی کا آخری سانس اُس کے کامل متقی و مسلمان ہونے پر گواہ ہو اور اس کا دوسرے جہان کی نئی زندگی کا پہلا سانس بھی اُس کے تقویٰ شعار اور خدا کا فرمانبردار ہونے کا اعلان کر رہا ہو ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بجا لاتے چلے جانا اور ایمان اور اسکے جملہ تقاضوں پر استقامت کا حاصل ہو جانا جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے وہاں اس کے لئے بڑی دعاؤں اور جہاد بالنفس کی بھی ضرورت ہے کیونکہ متاعِ ایمان کو لوٹنے اور نقصان پہنچانے کے لئے ہزاروں قسم کی بلائیں، آفاتِ نفس اور شیطانی تحریکیں دنیا میں جاری ہیں۔ ان تاریکیوں میں شمعِ ایمان کو روشن رکھنا اور ان زہریلی ہواؤں سے شجرِ ایمان کی حفاظت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ شیطان اور رحمان کی اس خوفناک جنگ میں فتحیاب ہونے کے لئے انسان ضعیف البنیان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی موثر تدبیر جماعت مومنین کے ہاتھ میں دی ہے جس کو اپنانے اور اختیار کرنے سے مایوسی کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور امید کی شمعیں روشن ہو جاتی ہیں وہ تدبیر یہ ہے کہ مومن آپس میں ایک دوسرے کو نیکی کی ترغیب دیتے رہیں اور برائیوں سے روکتے رہیں اور جب کبھی اپنے کسی مومن بھائی یا بہن میں کوئی نامناسب بات دیکھیں تو انہیں اس سے باز رہنے کی تلقین کریں کیونکہ انسان کمزور ہے اور بار بار یاد دہانی کا محتاج ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یاد دہانی کے طریق کو اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ:-

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (الذاریات)

"یاد دلاتا رہ کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشا کرتا ہے۔"

یاد دہانی کے اسی حسین طریق کو اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔ معروف اس چیز کو کہتے ہیں جسے فطرت پہچانتی ہے اور جو فطرت انسانی کو ناگوار نہ گذرے بلکہ فطرت اُسے پسند اور قبول کرے اور منکر اُس چیز کو کہتے ہیں جو فطرت کے خلاف ہو عام مفہوم میں معروف نیکی کو اور منکر برائی کو کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اہل ایمان پر فرض قرار دیا ہے۔ اس وصف کو مومنوں کا طرۂ امتیاز بتایا ہے اور اسے امت مسلمہ کی اجتماعی کامیابی کا اہم ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(۱) وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

(آل عمران ع ۱۱)

"اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔"

(۲) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ط

(آل عمران ع ۱۲)

"تم (سب سے) بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

(۳) وَالْعَصْرِ ○ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ○ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ○ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ○

(سورۃ العصر)

"میں (محمدؐ کے) زمانہ کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں (کہ) یقیناً (ہر نبوت کا مخالف) انسان (ہمیشہ ہی) گھاٹے میں رہتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو (انبیاء پر) ایمان لے آئے اور (پھر) انہوں نے (موقعہ کے) مناسب حال عمل کئے اور صداقت کے اصول پر قائم رہنے کی آپس میں ایک دوسرے کو تلقین کی اور (پیش آمدہ مشکلات پر صبر سے کام لینے کی) ایک دوسرے کو ہدایت کرتے رہے (ایسے لوگ کبھی بھی گھاٹے میں نہیں پڑ سکتے)"

(۴) وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(التوبہ ع ۹)

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ ضرور ان پر رحم کرے گا اللہ غالب (اور) بڑا حکمت والا ہے۔"

(۵) الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ○

(الحج: ع ۶)

"یہ (یعنی مہاجر مسلمان) وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نماز کو قائم کریں گے اور زکوٰتیں دیں گے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بری باتوں سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

(۶) اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ
الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ
الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (التوبہ: ع۱۴)

ترجمہ: جو لوگ توبہ کرنیوالے ہیں عبادت کرنیوالے ہیں (خدا کی) حمد کرنیوالے ہیں (خدا کی راہ میں) سفر کرنیوالے ہیں رکوع کرنیوالے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں نیک باتوں کا حکم دینے والے ہیں اور بری باتوں سے روکنے والے ہیں اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ایسے مومنوں کو تو بشارت دے دے۔"

(۷) حضرت لقمانؑ کی اپنے بیٹے کو ایک نصیحت کا قرآن کریم میں یوں ذکر ہے کہ:۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ
وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ
اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
(لقمان ع۲)

ترجمہ:۔ اے میرے بیٹے نماز کو (تمام شرائط سے) قائم رکھ اور معروف باتوں کا حکم دیتا رہ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتا رہ اور جو تکلیف تجھے پہنچے اس پر صبر سے کام لے۔ یہ بات یقیناً نہایت ہی ہمت والے کاموں میں سے ہے۔"

قرآن حکیم کی مذکورہ بالا آیات سے پتہ چلتا ہے کہ:۔

امت محمدیہ میں قیامت تک ہر زمانہ میں ایک گروہ ایسے صالح افراد کا ہونا ضروری ہے جو قرآن کریم اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ ادا کرتا رہے اور نیک باتوں کی تلقین و تاکید کرتا اور برائیوں سے روکتا رہے۔ دراصل امت محمدیہ کے سب سے بہتر امت ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسے ہر زمانہ کے ہر انسان کی بھلائی و خیر خواہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد اس پر ہر حال میں قائم رہنا اور دوسروں کے دلوں میں بھی ایمان باللہ پیدا کرنا اور پھر انہیں حق و صداقت پر نہایت صبر و استقامت سے قائم رہنے کی تاکید کرتے چلے جانا اہل ایمان کا شعار ہے جس قوم یا جماعت کے افراد آپس میں ایک دوسرے کو حق و صداقت اور صالح اعمال پر قائم رہنے اور صبر و ثبات دکھانے اور برائیوں سے رکنے کی نصیحت نہیں کرتے وہ قوم کبھی ترقی نہیں کرسکتی بلکہ فلاح و کامرانی کے دروازوں کو اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرکے ناکامی و نامرادی اور خسران و نقصان میں مبتلا ہو جاتی اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتی ہے قرآن کریم میں یہودیوں کی اللہ تعالیٰ نے اسی بات پر شدید مذمت فرمائی ہے اور انہیں لعنت کا مورد قرار دیا ہے کیونکہ وہ برائیوں کو دیکھتے مگر ان سے لوگوں کو منع نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى
لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝
كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ
مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا
كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝
(المائدہ ع۱۱)

بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے اُن پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی تھی (اور) یہ اس وجہ سے ہوا تھا کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور حد سے بڑھتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو کسی ناپسندیدہ بات سے جس کے وہ مرتکب ہوتے رہتے روکتے نہ تھے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے یقیناً وہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا۔"

اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے یہ سنت چلی آرہی ہے کہ وہ ایسی قوموں کو ہلاک کر دیتا ہے جن کے افراد اصلاح و ارشاد کے کام سے غفلت برتتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو نہ تو نیکیوں کی ترغیب دلاتے ہیں اور نہ ہی برائیوں اور منکرات سے روکتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ میں ہر قسم کی خرابیاں راہ پا جاتی ہیں اور احکام الٰہی سے بغاوت حد سے بڑھ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو تباہ و برباد کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے چنانچہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے کہ:۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ
مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ
يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ
فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ
وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا
مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ
رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى
بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا
مُصْلِحُوْنَ ۝ (ھود ع۱۰)

ترجمہ:۔ پھر کیوں ان قوموں میں سے جو تم سے پہلے زمانہ میں گزری تھیں ایسے عقلمند لوگ نہ نکلے جو (لوگوں کو) ملک میں بگاڑ پیدا کرنے سے روکتے۔ سوائے چند ایک کے جنہیں ہم نے ان بدیوں سے رکنے اور روکنے کی وجہ سے بچا لیا۔ اور ظالم لوگ جنہوں نے ظلم کا شیوہ اختیار کیا تھا اس (مال و متاع کی لذت) میں مشغول ہو گئے جس میں انہیں آسودگی بخشی گئی تھی اور مجرم ہو گئے۔ اور تیرا رب ایسا ہرگز نہیں ہے کہ (ملک کی) آبادیوں کو باوجود اس کے کہ ان کے رہنے والے اصلاح کے کام کر رہے ہوں ہلاک کر دے۔"

مذکورہ بالا آیات سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ کسی فرد کا ذاتی طور پر نیک ہونا اور خدا اور رسول کے حکموں پر عمل کرنا کافی نہیں بلکہ ہر مومن و مسلمان کی دوہری ذمہ داری ہے یعنی وہ اپنی بھی اصلاح کرے اور اپنے ماحول اور حلقہ اثر میں رہنے والے افراد کی اصلاح اور تربیت کے لئے کوشاں رہے تب جا کر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک اور صالح قرار پائے گا۔ اس اہم حقیقت کی طرف قرآن کریم اور احادیث میں بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔ مثال کے طور پر چند مزید آیات ملاحظہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ
اَهْلِيْكُمْ نَارًا ..... الآیۃ
(التحریم: ع۱)

"اے مومنو! اپنے آپ کو بھی اور اپنے اہل و عیال کو بھی دوزخ سے بچاؤ"

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ
الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ
...... الآیۃ (ابراہیم ع۶)

"اے میرے رب مجھے بھی نماز کو قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی نماز قائم کرنے والی بنا"۔ یہاں بھی اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ خود ہی نیکیاں نہ بجا لاؤ بلکہ اپنے اہل و عیال اور دیگر افراد کو بھی نیک بنانے اور نیکیوں پر قائم کرنے کی کوشش کرتے رہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارہ میں فرمایا کہ

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ
وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طٰہٰ: ع۸)

"تو اپنے اہل کو بھی نماز کی تاکید کرتا رہ اور تو خود بھی نماز پر قائم رہ"۔

پس اسلام کی تعلیم کی رو سے کسی مسلمان کا ذاتی طور پر نیک ہونا قابل قبول نہیں بلکہ دوسروں کو نیک بنانے کی کوشش کرتے چلے جانا بھی اس کے فرائض میں شامل ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہایت واضح الفاظ میں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے خبردار فرمایا ہے کہ

(۱) اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ
مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ
فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ
رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ
رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ
رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ
وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ
رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ
رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ
زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ
مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ
الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ
سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ
عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ
رَاعٍ وَكُلُّكُمْ
مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اچھی طرح سن لو کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جگہ حاکم اور نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۱۰)

مسل نمبر ۲۲۱۱۸

میں افتخار احمد خان ولد محمد یحییٰ خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۴۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ افتخار احمد خان 591 B.G.7

3-1 اسلام آباد حال 145.F ماڈل ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ آغا محمد عبد الرحیم سیکرٹری مال ماڈل ٹاؤن۔ لاہور۔

گواہ شد۔ چوہدری عبد الوحید خان F-154 ماڈل ٹاؤن۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۱۱۹

میں رشیم بی بی بیوہ چوہدری نواب الدین صاحب قوم گل پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ کوٹ احمدیہ ضلع حیدر آباد سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ دو ایکڑ زرعی اراضی واقع گوٹھ احمدیہ مالیتی -/۲۵۰۰ روپے۔

۲۔ نقد رقم -/۵۰۰ روپے (حق مہر -/۳۲ روپے اسی رقم میں شامل ہے)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رشیم بی بی حال مقیم اسمٰعیل آباد بستی غریب آباد۔ معرفت ماسٹر محمد رمضان صاحب ضلع ملتان۔

گواہ شد۔ عبد الرحمٰن سیکرٹری مال اسماعیل آباد ضلع ملتان۔

گواہ شد۔ مظفر محمود ولد سلطان علی صاحب اسماعیل آباد ضلع ملتان۔

مسل نمبر ۲۲۱۲۰

میں حبیبہ خانم زوجہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح قوم افغان (مینگل) پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بنوں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۳۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۳½ تولے مالیتی -/۲۱۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حبیبہ خانم زوجہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح وولن ملز بنوں۔

گواہ شد۔ مولوی محمد اسمٰعیل ذبیح خاوند موصیہ بنوں۔

گواہ شد۔ مبارک احمد قمر مربی سلسلہ ڈیرہ اسمٰعیل خان و بنوں۔

مسل نمبر ۲۲۱۲۱

میں سعیدہ صادقہ زوجہ سید نعیم احمد شاہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد مبلغ -/۴۵۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے

۳۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ ۱۰ ماشے ۴½ رتی بمعہ ایک عدد کلائی گھڑی مالیتی -/۱۶۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ سعیدہ صادقہ ۱/۱۲ محلہ دار الیمن شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ سید نعیم احمد شاہ (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ لطیف احمد ولد طفیل محمد صاحب ۱/۱۲ دار الیمن شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۱۲۲

میں دین احمد ولد غلام محمد صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد مبلغ -/۲۲۰۰۰ روپے

۲۔ ایک کچا مکان جس میں میرا حصہ -/۱۰۰۰ روپے

۳۔ ایک راس گائے مالیتی -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت کاشتکاری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ دین احمد ساکن بھیرو چیچی ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر۔

گواہ شد۔ فضل الدین ولد محمد بخش صاحب مرحوم زعیم مجلس انصار اللہ بھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ۔

اعلان نکاح

۱۴ جون ۱۹۷۵ء کو مسجد دار الرحمت غربی ربوہ میں بعد نماز ظہر میرے نواسے عزیزم عبد العلیم خالد ابن مکرم عبد العظیم صاحب کے نکاح کا اعلان عزیزہ بچی رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم نور الدین صاحب ساکن چک ۳۲۱ ج۔ب ضلع لائلپور کے ساتھ سات ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے کیا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس رشتہ کو بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (آمین)

(فاطمہ بیگم اہلیہ خواجہ عبد القیوم صاحب مرحوم جمیل لاج دار الرحمت وسطی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب جہلمی انسپکٹر مال وقف جدید کا چھوٹا بچہ عزیز صفوان احمد ملک بعمر گیارہ ماہ ان دنوں شدید بیمار ہے اسی طرح انکی اہلیہ محترمہ بھی کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ہر دو کی صحتیابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ (نائب ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

۲۔ حیدر آباد کے ایک مخلص کارکن مرزا مبارک احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ ایک ماہ سے بیماری شدت اختیار کر گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین (ملک محمود احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدر آباد سندھ)

۳۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ مگر ور بہت ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(نعیم احمد طاہر پلاسٹک ہاؤس کشمیری محلہ سیالکوٹ)

قائدین مجالس! براہ کرم اپنی مجلس کا بجٹ پورا فرمائیں (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے سالِ رواں کا قریباً نصف حصہ اختتام پذیر ہو رہا ہے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقفِ جدید)

وقفِ جدید کا سال یکم صلح / جنوری سے شروع ہو کر ۳۱ فتح / دسمبر تک اختتام پذیر ہوتا ہے۔ گویا اب سالِ رواں کا قریباً نصف حصہ گزر رہا ہے۔ اصولاً ۳۰ جون تک سو فیصد وعدہ جات موصول ہو کر کم از کم نصف وصولی ہو جانی چاہیئے لیکن صورتِ حال یہ ہے کہ ابھی تک اکثر جماعتوں کے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے اور وصولی کا یہ عالم ہے کہ ماہانہ اخراجات کے پورا کرنے میں بے حد دقت پیش آ رہی ہے۔

بدیں صورتِ حالات امراء صاحبان، سیکرٹریان مال وقف جدید اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں کہ آیا ان کا اور ان کی جماعت کا وعدہ چندہ وقفِ جدید ۱۰۰ فیصدی مرکز میں پہنچ چکا ہے یا نہیں۔

مزید برآں وصولی بھی تدریجی طور پر کم از کم اس رفتار سے ہو رہی ہے کہ جس سے یہ باور کیا جا سکے کہ سال کے اختتام تک ۱۰۰ فیصد رقم وعدہ وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جائیگی نیز آیا جملہ احبابِ جماعت نے اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق سلسلہ کی اس نہایت ہی مبارک اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی آخری تحریک میں حصہ لیا ہے یا نہیں؟

احبابِ ثروت کو معاونین خصوصی (۱۰۰ یا ۵۰۰ یا ایکہزار روپے یا زائد) کی فہرست میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی جائے۔ بالآخر تاکیداً عرض ہے کہ وصولی شدہ رقوم ساتھ ساتھ ہی مرکز میں روانہ کر دی جایا کریں تاکہ وقف جدید کے ماہانہ اخراجات کی ادائیگی میں سہولت ہو۔

دردمندانہ دعاؤں کی عاجزانہ درخواست

(۱) میرے میاں سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی مرحوم کی بڑی ہمشیرہ محترمہ سلیمہ صاحبہ بیگم سیٹھ محبوب علی صاحب مرحوم ایک عرصہ سے جوڑوں کے درد میں مبتلا ہونے کے باعث فریش ہیں اور بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ اب کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پتہ میں پتھری کی شکایت پیدا ہو جانے کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور امریکن ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے فوری آپریشن تجویز کیا ہے جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ وہ لجنہ اماء اللہ کے عہدیدار کی حیثیت سے خدمات بجالاتی رہی ہیں اور انہوں نے اس لحاظ سے اپنی زندگی کو خدمتِ دین اور خدمت سلسلہ کے لئے ہمیشہ وقف رکھا ہے۔ میں تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں سے عاجزانہ درخواست کرتی ہوں کہ وہ درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کامیاب ہو اور مولیٰ کریم ان کی ہر تکلیف دور فرما کر انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی مزید توفیق سے نوازے۔ آمین۔

(۲) میرے میاں کے چھوٹے بھائی سیٹھ معین الدین صاحب اور چھوٹی بہن امۃ الحی صاحبہ بیگم ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھی ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار رہیں۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ میں خود بھی بیمار رہتی ہوں اور ان عزیزوں کی علالت کی وجہ سے آجکل بہت پریشان اور فکرمند ہوں۔ سب بہنوں اور بھائیوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ مجھے اور میرے جملہ عزیزوں کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ پریشانیاں دور فرما کر ہم سب کو اپنے فضل سے صحت و عافیت عطا فرمائے اور خدمتِ دین والی لمبی زندگیوں سے نوازے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے آمین۔

(بیگم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ)

مرکزی امتحانات کے پرچے جلد بھجوائیں

مرکزی امتحانات خدام الاحمدیہ ہو چکے ہیں۔ قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ حل شدہ پرچے اکٹھا کر کے جلد از جلد مرکز میں روانہ فرما دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ایک نہایت مفید اور دیدہ زیب مجلّہ "افریقہ سپیکس"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے چھ ممالک کا تاریخی دورہ فرمایا تھا تا کہ وہاں کے لوگوں کی روحانی، طبی، جسمانی اور تعلیمی ضروریات کا بنفسِ نفیس جائزہ لے سکیں اور الٰہی منصوبہ کے تحت ارضِ بلال کے باشندوں کی بھرپور خدمت کی جائے۔

مجلس نصرت جہاں نے حضور کے اس دورہ کی یادگار کے طور پر ایک نہایت دیدہ زیب اور خوبصورت باتصویر مجلہ بزبان انگریزی افریقہ سپیکس (AFRICA SPEAKS) کے نام سے شائع کیا ہے جس میں حضور ایدہ اللہ کے دورہ کی نادر اور قیمتی تصاویر، ملکی اخبارات کی خبریں اور تبصرے، سربراہانِ مملکت کے جماعت احمدیہ کے متعلق تعریفی ریمارکس اور دیگر بہت سا تبلیغی مواد مہیا کیا گیا ہے۔

موجودہ حالات میں دوستوں کو تحفۃً دینے کے لئے یہ ایک نہایت عمدہ دستاویز ہے جس سے مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کی عکاسی ہوتی ہے۔

کتاب رنگا رنگ تصاویر سے مزین ہے اور ہر ملک میں حضور کی مصروفیات کی علیحدہ علیحدہ تشریح ہے۔ کاغذ نہایت اعلیٰ اور طباعت آفسٹ پر ہے۔ سرورق پر حضور کی ایک خوبصورت رنگین تصویر ہے۔

اپنی تمام خوبیوں کے باوجود اس مجلہ کی قیمت صرف چار روپے (۴/-) مقرر ہے تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ ہاتھوں میں پہنچایا جا سکے۔

احباب کو چاہیئے کہ دفتر مجلس نصرت جہاں سے خرید کر خود بھی مطالعہ فرمائیں اور اپنے دوستوں کو بھی تحفۃً پیش کریں۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

ماہِ جون کا ماہنامہ الفرقان

جملہ خریداران کی خدمت میں ماہِ جون کا "الفرقان" پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کا پرچہ کسی وجہ سے اسے موصول نہ ہو تو اس ماہ کی پچیس تاریخ کے بعد ایک کارڈ کے ذریعہ دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نمبر بھی حسبِ معمول اہم اور قیمتی مقالات پر مشتمل ہے۔ شذرات، اداریہ، ایک رکوع کا ترجمہ و تفسیر، موثر نظمیں، ایڈیٹر کے نام خطوط، پانچ سوالات کے جوابات کے علاوہ دیگر ٹھوس مقالات مثلاً امتِ مسلمہ کے تہتّر فرقے، چین میں اسلام کا شاندار مستقبل، بھی اس رسالہ میں شائع ہوئے ہیں۔

جن احباب کا چندہ ختم ہے اُن کے نام رسالہ وی پی کیا گیا ہے امید ہے کہ سب دوست ادائیگی فرمائینگے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنے کاروبار اور تجارت کو فروغ دیجئے
(مینیجر الفضل)

فریگرینٹ انٹی پمپل کریم
کیل۔ پھنسیاں، داغ دھبے دور کر کے رنگت نکھارتی ہے۔ قیمت ۴/۵۰
پم انٹی پمپل ٹیبلٹ
جگر و معدہ کی بڑھی ہوئی حرارت دور کر کے کیل، پھنسیاں، چھائیاں ختم کر کے رنگت نکھارتی ہیں۔ ۴/۵۰
المنار دواخانہ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ! ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ